السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں، مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ، ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ، تجانیہ، ترقاویہ، وازانیہ، دلائیہ، ناصریہ، علویہ، کتانیہ اور دیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے توباہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سوبار استغفار اور سوبار درود شریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اور سوبار لاالہ الا اللہ اور شام کو بھی اسی قسم کے وظیفے میں، اس کے ساتھ نماز بروقت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جو شخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ، بدعتی اور مشرک ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صوفیانہ سلسلے اور طریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں، کیونکہ ''مشرک'' کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر توجنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہد اور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساتھ وہ جھومتے ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یا ذکر کے کلمات کے حرکات وسکنات کو منضبط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز بھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً ثابت ہیں نہ عملاً اور نہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نو ایجاد کام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا، جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أُوصِيكُم بِتَقوىٰ اللهِ وَالسَّمعِ وَالطَّاعَةِ وَإِن كَانَ عَبداً حَبَشِياً، وَأَنَّهُ مَن يَعِش مِنكُم فَيَسرىٰ اختِلاَفاً كَثِيراً فَعَلَيكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَضُوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُم وَمُحدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلاَلَةٌ)

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے، اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے، عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں اسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَن عَمِلَ عَمَلاً لَيسَ عَلَيهِ أَمرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ فِي يَومٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَت لَهُ عَدلَ عَشرِ رِقَابٍ وَكُتِبَت لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَت عَنهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَت لَهُ حِرزاً مِنَ الشَّيطَانِ يَومَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمسِيَ، وَلَم يَأتِ أَحَدٌ بِأَفضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكثَرَ مِنهُ)

''جو شخص دن میں سو بار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوجائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

اس حدیث کوامام بخاری اورامام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِی یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کوامام بخاری اورامام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہوجائے، ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہوجائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہوگا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جاچکا ہے۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے، اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۱۷۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

## جلد دوم-صفحہ 186

## محدث فتویٰ